اِحساسِ زِیاں

دِل کی آنکھوں سے کوئی دیکھے چمن کو اِک نظر
ہر کسی کو نذرؔ ’اِحساسِ زِیاں‘ ہو جائے گا

نذرُالحسن نذرؔ

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

NO.S.O.(A-IV) 4-69/98
GOVERNMENT OF THE PUNJAB
EDUCATION DEPARTMENT.

To

Dated Lahore, the 13th OCTOBER, 1998

1). The Director Public Instruction(Colleges),
Punjab, Lahore.

2). The Director Public Instruction(S.E),
Punjab, Lahore.

3) The Director Public Instruction(E.E.)
Punjab, Lahore.

4). The Director General Public Libraries,
Punjab, Lahore.

5) The Director Technical Education,
Punjab, Lahore.

6) The Director Special Education,
Punjab, Lahore.

7) The Director Sports, Punjab, Lahore.

SUBJECT: APPROVAL OF BOOK(S) FOR SCHOOLS/COLLEGES/INSTITUTIONS/PUBLIC LIBRARIES IN THE PROVINCE.

The Government of the Punjab, Education Department are pleased to approve the following book (s) for Schools/Colleges/Institutions/Public Libraries in the Province. You are accordingly requested to convey the approval of the Government to your lower formations for further necessary action:-

SR.NO.	NAME OF THE BOOK(S)/ MAGAZINE & PRICE.	NAME OF THE PUBLISHER/AUTHOR.	APPROVED FOR THE LIBRARIES OF.
1.	"احساس زیاں"	MR.NAZAR-UL-HASSAN NAZAR, 198/M, Housing Colony, SHIEKHUPURA.	ALL COLLEGES/SCHOOLS/PUBLIC LIBRARIES/TECH: INSTITUTIONS IN THE PROVINCE.

SECTION OFFICER(A-IV)

NO & DATE EVEN.

A copy is forwarded for information to the Publisher/Printer/Author
MR.NAZAR-UL-HASSAN NAZAR, 198/M, Housing Colony, Shiekhupura.

SECTION OFFICER(A-IV)

Marfat.com

اِحساسِ زِیاں

نذرالحسن نذرؔ

خالد بکڈپو

40 اردو بازار لاہور۔فون 7229740/7223881

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

84289

نام کتاب	....	احساسِ زیاں
مصنف	....	نذرالحسن نذر
تزئین واہتمام	....	میاں شہریار احمد، میاں فیضان رسول، کرم نشاں، جناب طارق حیات خان (چیئر مین تحریکِ نگہبانِ پاکستان)
ترتیب	....	مسز فضیلت نذرالحسن نذر
ناشر	....	نذر فاؤنڈیشن پنجاب لاہور۔
کمپوزنگ	....	محمد آصف اعوان/ایزی سلوشنز واہ کینٹ
نظر ثانی	....	فوزیہ ناز الٰہی (ایس پی سینٹرل جیل ہری پور)
سرورق	....	اویس سہیل/ایزی نیٹ کمپیوٹرز واہ کینٹ
اشاعت بار پنجم	....	مئی 2008ء
تعداد	....	ایک ہزار
صفحات	....	140
قیمت (پاکستان)	....	-/200 روپے
متحدہ عرب امارات	....	15 درہم/دینار
یورپی ممالک	....	10 پونڈ/ڈالر

ملنے کا پتہ ☆ ایزی سلوشنز لالہ رخ واہ کینٹ

☆ لطیف بکڈپو اکبر بازار شیخوپورہ

☆ انوریہ کتاب گھر لالہ رخ واہ کینٹ

☆ بٹ سٹیشنرز اینڈ پرنٹرز، مین بازار کھاریاں

☆ لالہ بک ڈپو، لہائی بازار سیالکوٹ

☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

☆ میاں ندیم برادرز مین بازار جہلم

☆ شمس بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ

Marfat.com

کچھ اپنے بارے میں

نام: نذر الحسن نذؔر

تخلص: نذؔر

ولدیت: میاں محمد حسین

پیدائش: 4 مئی 1953ء

ادبی حوالہ: شاعری، نثر نگاری

طبع شدہ: ''احساسِ زیاں'' ''زادِ راہ'' ''امام المجاہدین ﷺ''
''طلوعِ سحر''

زیرِ طبع: ''فقیرانہ آئے'' ''تقاضا'' ''سربراہِ مملکت کی معاشی ذمہ داری''

بانی و چیئرمین: 1۔ نذر فاؤنڈیشن پاکستان، طارق کالونی ملتان روڈ لاہور۔
2۔ سُلطان صلاح الدین ایوبی ویلفیئر آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)
مرکزی دفتر نزد چوک تھانہ صدر عالمگیر روڈ، شیخوپورہ

فون: 0345-5872793 , 0321-4336707

رہائش: لالہ رخ واہ کینٹ

Marfat.com

پلکوں سے چُوم لُوں

نعلین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو، میں پلکوں سے چوم لوں
قدموں کی خاک آنکھوں کے حلقوں سے چوم لوں
اڑ جاؤں نذرِ عشق کے ایسے جو پر لگیں
اور رہگذر حضورؐ کی فلکوں سے چوم لوں

Marfat.com

انتساب

اپنے والد گرامی

جناب میاں محمد حسین صاحب

کے نام!

Marfat.com

پیش لفظ

''احساس زیاں'' میرا پہلا شعری مجموعہ ہے جس کو میں نے اپنے اردگرد کے ماحول اور معاشرتی ناہمواریوں کو جیسے محسوس کیا ہے بالکل سادہ اور آسان لفظوں میں شاعری کی شکل میں اظہار کر دیا ہے۔ اس کے متعلق کچھ بھی کہنے کا اور رائے دینے کا حق صرف معزز قارئین کا ہے۔

میں یہ ضرور عرض کرتا چلوں کہ میری شاعری کا بنیادی مقصد ہر قسم کی معاشرتی تفریق سے ہٹ کر صرف انسانی رشتوں کی بنیاد ہے۔ نفرتوں، علاقائی، گروہی، لسانی اور تہذیبوں کے تصادم کے نتائج آج کل ہر کسی کے سامنے ہیں۔ دنیا میں بے شمار تنظیمیں اور تحریکیں انسانیت کی اصلاح اور بھلائی کے کاموں میں مصروف ہیں لیکن اس کے باوجود انسان انسان سے دن بدن دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ دراصل سچے جذبوں کے امین شاعر، ادیب اور دانشور قوموں کے راہنما ہوتے ہیں یہ اپنے پاکیزہ خیالوں اور محبت بھرے جذبوں کے ساتھ جو کچھ لکھتے ہیں ان کی تحریروں سے قوموں کی آئندہ کئی نسلیں فیضیاب ہوتی رہتی ہیں۔ ''حضرت علامہ اقبالؒ میرے آئیڈیل قومی شاعر'' ہیں جن سے میری محبت اور عقیدت کا اظہار قارئین کو میرے اشعار میں بھی ملے گا۔

اب تک بے شمار قارئین اکرام نے بذریعہ خطوط، ٹیلی گرام، تبصروں، ٹیلی فونز اور بالمشافہ ملاقاتوں میں اس ادبی حوالے سے اور خصوصاً اس کتاب اور شاعری کے حوالے سے میری بے حد حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ جس سے میں مطمئن ہوں یہی وجہ ہے کہ اب اس کتاب ''احساسِ زیاں'' کا چوتھا ایڈیشن معزز قارئین کے پیش ہے۔ دراصل میرے جذبوں نے جو مشاہدات منتخب کئے اور جن کا ادراک میں نے کرنے کی کوشش کی انہی کو ''احساسِ زیاں'' میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ میرے اس ادبی شوق کو آگے بڑھانے میں میرے انتہائی قابلِ احترام راہنما جناب سید نجم نعمانی سبزواری (مرحوم)، جناب طاہر جمیل، جناب پروفیسر غلام رسول آزاد نے جو تعمیری کردار ادا کیا اس کا اظہار لفظوں میں کرنا میرے لئے مشکل ہے۔

Marfat.com

جناب ڈاکٹر سید نسیم حسن شاہ (ریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان)، جناب ڈاکٹر انعام الحق جاوید (چیئرمین شعبہ زبانِ اردو پاکستان علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)، جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر (ڈائریکٹر لائبریریز پنجاب)، جناب الحاج رانا محمد مزمل سفری، جناب پروفیسر خورشید حسین بخاری کے پرخلوص اور محبت بھرے تاثرات کی بنیاد پر میرا یہ شعری مجموعہ ''احساسِ زیاں'' محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب بھر کے تعلیمی اداروں کی لائبریریز کے لئے منظور شدہ ہے۔

میں جناب خالد پرویز چیئرمین خالد بک ڈپو، اردو بازار لاہور کا بے حد مشکور ہوں جن کے اشاعتی ادارے نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں تمام مراحل نہایت احسن طریقہ سے سرانجام دیئے۔ میں نے دل کا سبق آموز اور اصلاحی اشعار کا گلدستہ ''احساسِ زیاں'' کی صورت میں صاحبِ ذوق قارئین کے پیش کر دیا ہے اس امید کے ساتھ کہ آپ سے قبول فرمائیں گے۔ میں جناب سید محمد عقیل نقوی صاحب (چیئرمین پیرا ماؤنٹ سکول سسٹم اٹک)، جناب سردار غیرت حیات خان (انتہائی معزز شخصیت آف واہ ضلع راولپنڈی)، جناب سرمد سعید خان (ڈی آئی جی پنجاب پولیس)، جناب سید ظہیر الاسلام شاہ صاحب (ڈی سی او ہری پور صوبہ سرحد)، جناب طارق حیات خان (چیئرمین تحریک نگہبان پاکستان واہ کینٹ)، جناب محمد آصف اعوان (چیف ایگزیکٹوایزی سلوشنز واہ کینٹ)، جناب صفدر رحمان صاحب (ایم ڈی دی ایجوکیٹرز سکول سسٹم اٹک)، محترمہ ڈاکٹر سعدیہ شاہد (ہری پور)، جناب ملک ظفر اللہ خان (سینئر ایڈووکیٹ ہری پور)، جناب راؤ تنویر احمد صاحب (ڈسٹرکٹ منیجر پیپسی کولا لاہور)، جناب میاں جاوید اقبال صاحب (شیخوپورہ) تمام صاحبان کا بہت زیادہ مشکور ہوں جو دکھی انسانوں کی خدمت کے ادارہ نذر ''فاؤنڈیشن پاکستان'' کی خدمات کو وسیع کرنے میں میرا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔

نذر الحسن نذر

بانی نذر فاؤنڈیشن پاکستان طارق کالونی ملتان روڈ لاہور

رہائش۔ لالہ رخ کالونی واہ کینٹ

فون نمبر: 0321-4336707, 0345-5872793

Marfat.com

نذرالحسن کی شاعری ایک گراں قدر سرمایہ ہے

ملک معراج خالد

نذرالحسن نذر انسان دوستی اور حب الوطنی کے حسین جذبات کے تحت سلطان صلاح الدین ایوبیؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے نام پر بے غرض اور بے لوث عوامی فلاح کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان سے ان کی شخصیت کے بارے میں ایسی رائے قائم کرنا مشکل نہیں ہے جس کی رو سے ان کے قلم کی پاکیزگی اور فکر و خیال کی ہمہ گیری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عشق رسول ﷺ کی بدولت اقبال کی تعلیمات سے فیضیاب ہونے کی سعادت عطا کی اور انہیں اوصاف کی بدولت ہمارے سامنے ایسا کلام پیش کیا ہے کہ جس سے قلب و نظر کی تسکین کا وافر سامان بہم پہنچتا ہے انہوں نے اپنے کلام کو ''احساسِ زیاں'' کے نام پر کتابی شکل دی ہے۔ اور بلاشبہ ان کی یہ کاوش یا خدمت اہل قلم و دانش کے نزدیک نہ صرف قابل قبول ہوگی بلکہ انہوں نے اپنے فکر اور عمل کی مکمل ہم آہنگی کے طفیل ادب کا جو گراں بہا سرمایہ تخلیق کیا ہے۔ اس سے بامقصد زندگی

Marfat.com

گذارنے کے متلاشی کسب فیض کریں گے۔

نذؔر صاحب نے اقبال کے تصورِ حیات اور اسلوبِ فن سے متاثر ہو کر جو راستہ اپنے لیے متعین کیا ہے ''احساسِ زیاں'' کے مطالعہ کے بعد پوری توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ فروغِ علم اور وسعت فکر کی خاطر اپنی کاوش کو جاری رکھیں گے۔ بلکہ میرے خیال میں یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ انہوں نے جو کچھ بھی تخلیق کیا ہے وہ اپنے اندرونی جذبہ کی بدولت سپرد قلم کیا ہے۔ یہ ان کی اپنی فطرت کا تقاضہ ہے جس کے تحت ان کا یہ تخلیقی عمل جاری رہے گا۔ اور قدرت کا یہی فیضان ہے جس کے وسیلے سے انہوں نے اپنی عملی زندگی کو مثالی بنایا ہے اور اپنے نظریہ اور تصور کو بھی جلا بخشی ہے۔

معراج خالد

(سابق نگران وزیر اعظم پاکستان)

دسمبر 1997ء

Marfat.com

نذؔر الحسن کے گفتار اور کردار میں کوئی تفاوت نہیں دیکھا

سیّد نجم نعمانی سبزواریؒ (مرحوم)

زیرِ نظر کتاب بعنوان ''اِحساسِ زِیاں'' ایک نہایت ہی دردِ دل رکھنے والے عزیزم نذر الحسن نذؔر صاحب کی کاوش قلبی و قلمی ہے۔

موصوف حساس طبع سچے مسلمان اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حامل انسان ہیں۔ نذر الحسن گاہے بگاہے شعر کہتے تھے ناچیز نے انہیں مستقل شاعری پر قائل کیا۔ اور مجھے شرف حاصل ہے کہ میرے کہنے پر ایک خوبصورت افکار کا امیں شاعر میدانِ سخن میں جلوہ گر ہوا۔ جو انشاء اللہ ادب کے اُفق پر ایک درخشندہ ستارہ بن کر چمکے گا۔ اُس کے کلام و بیان میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ سلاست' قدرتی روانی اور مقصدیت موجود ہے۔

؎ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

قارئین اِن کا کلام پڑھنے کے بعد اپنے اندر کیفیت ایثار تر و تازگی روح کا شعور محسوس کریں گے۔ نذر الحسن نذؔر ایک حقیقت پسند شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے قد

Marfat.com

آور ادیب بھی ہیں۔ ان کے دل میں جذبۂ خدمت خلق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان کے بہت سے اشعار اس امر کی ترجمانی کرتے ہیں کہ ان کا رجحانِ طبع اِسلامی اقدار کا آئینہ دار بھی ہے۔ اور ان کے اشعار روح پرور' باہمی اخوت ایثار وقربانی' جذبۂ اصلاح اور باعث طمانیت قلب ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ''سلطان صلاح الدین ایوبیؒ ویلفیئر آرگنائزیشن رجسٹرڈ پاکستان'' سالوں مہینوں اور دِنوں کی مسلسل محنت سے قائم کی ہے۔ اور اپنی ذاتی کاوشوں احباب کی محبتوں' تعاون اور جذبۂ خدمت ملک وقوم کے پیش نظر ضرورت مندوں اور دکھی انسانیت کی ضرورت کے پیش نظر فری ایمبولنس سروس کا آغاز کر دیا ہے۔ علمی ادبی حلقوں کے علاوہ مخیّر حضرات اور معززین شہر بھی ان کی صلاحیتوں کے معترف ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے اصحاب بلاتفریق رنگ ونسل' مذہب وملت ان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کے ساتھ چلنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں عرصہ دراز سے انہیں مختلف پہلوؤں سے جانتا ہوں۔ میں نے ان کے گفتار اور کردار میں کوئی تفاوت نہیں دیکھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ہونہار انسان جو کہ میرے حلقہ تملّذ سے وابستہ ہے جو میرے لیے عزت کا باعث ہے۔

کتاب کے مضامین گلہائے رنگا رنگ میں اِصلاح الناس کی مہک موجود ہے۔

سیّد نجم نعمانی سبزواری (مرحوم)

28 نومبر 1997ء

Marfat.com

نذرؔ صاحب کی شاعری سچے جذبوں کی امین ہے

پروفیسر غلام رسول آزادؔ

جناب نذرالحسن نذرؔ صاحب کی شاعرانہ کوشش و کاوش ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے بہت کامیاب ہے۔ حمد' نعت' نظم' غزل تمام پیرائے خوبصورت انداز سے اپنائے ہیں۔ دردِ دل رکھنے والے انسان کے جذبات' معاشرتی ناہمواری کی طرف اکثر چلے جاتے ہیں۔ آپ کی ہر کاوش ابلاغ کے حوالے سے مکمل، جامع اور شاعرانہ مبالغہ آرائی سے بہت کم کام لیا گیا ہے۔

سچے جذبوں کا اظہار آج کی شاعری میں بہت کم ملتا ہے۔ مگر نذر صاحب کی شاعری سچے اور کھرے جذبوں کی امین ہے۔ یہ وہ امانت ہے جو کسی بھی شاعر کو من وعن عوام کو لوٹانی چاہیے۔ شاعر جو کچھ محسوس کرتا ہے۔ اگر اس کو بیان کرنے میں کامیاب نہیں تو پھر ردیف قافیہ کی حد تک شاعری ہوگی۔ سوچ کے جگنو' منظر نگاری کا جمال' قاری کو کچھ دیر کے لیے معاشرے کی آلودگی سے دور لے جاتے ہیں۔ اور خوبصورت خیالات قاری کو جمالیاتی

Marfat.com

کائنات کی سیر کراتے ہیں۔ خدا کرے نذر صاحب کو موقعہ ملے اور وہ قاری کو ایسے خوبصورت خیالات کے گلدستے پیش کرسکیں۔ جن کی بوقلمونی سے سوچ کے دھارے اچھائی' خدمت خلق اور کُلُ مُؤمِنُ اِخُوۃٌ کے گلشن کی طرف لے جائیں۔

پروفیسر غلام رسول آزاد
ایم اے (اردو' پنجابی) ایل ایل بی
ممبر پاکستان رائیٹرز گلڈ' لاہور
ممبر پنجابی ادبی بورڈ' پاکستان
پرنسپل گورنمنٹ کالج شیخوپورہ

27-نومبر 1997ء

Marfat.com

نذرالحسن نذرؔ کی شاعری سچی اور زندہ شاعری ہے

طاہر جمیل

انسانی مزاج کا ایک حیرت انگیز حادثہ یہ بھی ہے کہ انسانوں کے قول و فعل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ شاعر طبقہ میں تضاد کا پایا جانا عجیب بات ہے نذرالحسن نذرؔ کا خاص کمالِ شخصیت ہے کہ وہ جو کچھ شعروں میں بیان کرتا ہے اس کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

اس کی شاعری اور کردار محروم طبقوں کے مصائب کے ازالہ کے لیے ایک مشعل راہ ہے۔

ایسے خوبصورت انسان اس پراگندہ ماحول میں ایک غنیمت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نذرالحسن کی سچی سچی شاعری' زندہ شاعری ہے۔ خداوند قدوس اِن پر گام گام رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

طاہر جمیل

مہتمم کاروانِ فکر شیخوپورہ

28- نومبر 1997ء

Marfat.com

ایک جائزہ

جناب نذرالحسن نذؔر کے مجموعۂ کلام کا مسودہ نظر سے گذرا۔ پڑھ کر لطف آیا۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ موصوف نے روحِ اقبال سے شاعری کا درس لیا ہے مصنف کے دل میں قوم کا وہی درد موجود ہے۔ جس نے اقبال کو اقبال بنایا۔ موصوف ہر جگہ معاشرے کے دکھ روتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ فرقہ واریت‘ ظلم‘ غربت‘ بے انصافی اور طبقاتی اُونچ نیچ ان کے اہم موضوع ہیں۔

مصنف چھوٹے چھوٹے واقعات اور مشاہدات کا سہارا لیتے ہوئے اِتنی بڑی بات کہہ جاتے ہیں۔ جن کو کہنا آسان نہیں ہوتا۔ آپ قدرتی مناظر اور کارخانۂ قدرت کی کاریگری سے بہت متاثر دکھائی دیتے ہیں۔ اور مناظر کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں کہ اس نقشے میں کوئی نہ کوئی اچھوتا رنگ بھر جاتے ہیں۔

بات کہنے کا اسلوب جانتے ہیں۔ اور کوئی بات کہنے کے لیے کسی بڑے موضوع کا سہارا نہیں لیتے۔ ان کے کلام میں بے ساختہ پن پایا جاتا ہے۔

موصوف نے بڑے ایمان افروز لہجے میں نوجوانانِ ملت کے جذبات کو گرمانے کی کوشش کی ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کے نیک جذبات کو پائندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

ممتاز ہاشمی (مرحوم)
ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ

20-نومبر 1997ء

Marfat.com

نذرالحسن نذرؔ..... محبتوں کا شاعر

سیّد خورشید حسین بخاری

نذرالحسن نذرؔ اقلیم شعر میں اگرچہ نو وارد ہے' لیکن اس کے پہلے شعری مجموعے ''اِحساسِ زِیاں'' کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر اس نے مشقِ سخن جاری رکھی' تو یقیناً وہ دنیائے شعر میں اپنے لیے مستقل جگہ بنا لے گا۔ اس کے مخصوص اسلوب اور اچھوتے خیال میں ایک پختہ شاعر کی سی خصوصیات نظر آتی ہیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے شعرا کو فکر اور تخیل کے لحاظ سے ایک نیا پیرایۂ سخن دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دورِ جدید کا شاعر گل و بل کی داستانوں اور کوچۂ محبوب اور رشتہ رقیب کی ہرزہ سرائیوں کی حدود سے باہر نکل کر احترام انسانیت کے گیت گانے لگا ہے۔ اسی لیے دورِ جدید میں غزل گو شعراء کی تعداد کم ہوگئی اور شعرا کا رجحان زیادہ تر نظم گوئی کی طرف ہوگیا ہے۔ اور جنہوں نے غزل کہی ہے' ان کے یہاں بھی احترامِ انسانیت کا جذبہ آفاقیت کے قالب میں ڈھلا ہوا ملتا ہے۔

نذرالحسن نذرؔ بھی احترام انسانیت کے اسی جذبے سے سرشار دکھائی دیتا ہے۔ اس کے زیرِ نظر مجموعے کا تین چوتھائی حصہ انسانیت سے پیار کرنے کے درس پر مشتمل ہے۔ وہ فرقہ بندی' بھوک' افلاس اور جہالت کے خلاف علم بغاوت بلند کرتا نظر آتا ہے اور بنی نوعِ انسان کو رسولِ کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے فیض حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ عشقِ رسالت مآب ﷺ نے اسے یہ راستہ دکھایا ہے۔

Marfat.com

ایک شاعر کی حیثیت سے وہ شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ سے متاثر دکھائی دیتا ہے۔

زیرِ نظر مجموعے میں علامہ اقبالؒ کے بارے میں اس کی دو نظمیں اور پھر کتاب کا عنوان "اِحساسِ زیاں" جو علامہ اقبالؒ کے مصرعے

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

سے ماخوذ ہے' میرے خیال کی تائید کرتا ہے۔

علامہ اقبالؒ کی طرح نذرالحسن نذرؔ انسان کو حرکت و عمل کے درس کے ساتھ دلی کدورتیں دور کرنے' تفرقہ بازی اور کینہ پروری سے گریز کرنے' ایک دوسرے سے پیار کرنے اور ایک دوسرے کے کام آنے کی تلقین بھی کرتا ہے۔ اس کے کلام کی یہی خوبی اسے محبتوں کا شاعر قرار دیتی ہے اور یہی اس کا وہ نمایاں وصف ہے جو اسے دورِ جدید کے دیگر شعراء سے ممتاز کرتا ہے۔

پروفیسر سیّد خورشید حسین بخاری (مرحوم)

مصنف ریاض التاریخ

Marfat.com

نذرالحسن نذرؔ ایک شاعر اور نثر نگار

نثر نگار ہونا تو اچھی، قابل ستائش مگر محنت طلب بات ہے لیکن بیک وقت نثر نگار اور شاعر ہونا ایک حد درجہ کمال کی بات ہے جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ نثر نگاری تو اپنی جگہ شاعری کے بارے میں میر تقی میرؔ نے کہا تھا

مجھ کو شاعر نہ کہو میر کہ میں نے
درد و غم جمع کئے ہیں تو دیوان ہوا

اور جب یہ درد و غم اور کسک رب ذوالجلال اور اس کے پیارے بندے حضرت محمد ﷺ کے لئے ہو تو پھر ''احساس زیاں''، ''زادراہ'' اور ''امام المجاہدین'' تخلیق ہوتی ہیں۔ نذرالحسن نذر کی شاعری حقیقی جذبات اور محسوسات کا مجموعہ ہے۔ ایک نثر نگار شاعر اور اس پر مستزاد ایک سماجی کارکن، انسانیت کا درد رکھنے والے ایک بڑے ادارے نذر فاؤنڈیشن پنجاب کو بطریق احسن چلانے والے نذرالحسن نذرؔ کا ہی دل گردہ ہے۔ میں چند سالوں سے نذر فاؤنڈیشن کے میڈیکل شعبہ کا انچارج ہوں اور ساتھ نذرالحسن نذرؔ کے تمام سماجی و سیاسی کاموں میں شریک ہوں۔ میں نے نذرالحسن نذرؔ کو ایک لطیف جذبات رکھنے والا دکھی انسانوں کے زخموں پر پھاہا رکھنے والا عظیم انسان پایا۔ میں نذرالحسن نذر کی بحیثیت شاعر اور نثر نگار مزید کامیابیوں کیلئے دعا گو ہوں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ حرف آخر تو نذرالحسن نذرؔ کے الفاظ میں کہ

اٹھو یارو خزاروں کو بہاروں میں بدل ڈالو
غبار راہ کو رنگیں نظاروں میں میں بدل ڈالو

اور یہ بھی کہ

ویران سی ہی عشق و محبت کی سرزمیں
اس کی جلا کو جذبہ منصور چاہیے

سرجن ڈاکٹر منصور احمد چوہدری

3-4-2006

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-1	دُعا	25
-2	نعت شریف	27
-3	اخوت کے پھول لے جاؤ	29
-4	کہہ گئی بادِ صبا مجھ کو	31
-5	جرأت مجھے اقبال نے دی ہے	33
-6	نعت شریف	35
-7	جل کیوں نہیں جاتا؟	37
-8	صبح کا ستارہ	39
-9	تو نہ زادِ راہ بنا سکا	41
-10	عجب تاثیر ہوتی ہے	43
-11	سجدہ	45
-12	حلقۂ خوبرو میں ہوں	46
-13	عجیب حسنِ نظر دیا ہے	48
-14	اُمت کی مسیحائی ہے	50

Marfat.com

-15	جناب حضرت علی ہجویریؒ کے حضور	52
-16	ذوقِ بندگی	54
-17	گل بہار ہے	55
-18	لوٹ کر آنے لگی ہے	57
-19	دوا کی جس کو طلب نہیں ہے	59
-20	سوختہ ساماں کیا ہے	61
-21	اشک بہانے آتا ہوں	63
-22	الٰہی مجھے سوز ایسا عطا کر	65
-23	قطعہ	67
-24	امداد بند کر دی گئی	68
-25	یہاں ہمسفر نہیں	69
-26	مرجھائے ہوئے پھول	71
-27	پھول کا جواب	73
-28	جناب سید نجم نعمانی کی وفات پر کہے گئے اشعار	74
-29	ابر رحمت	77
-30	احساسِ زیاں ہو جائے گا	79
-31	میرا یار آ گیا	81
-32	رہائی کی تمنا ہے	82
-33	مادہ پرست مُلا کے نام	84
-34	تو نہیں باقی	86

84289

Marfat.com

-35	بڑا احترام ہے	87
-36	الیکشن	89
-37	کوئی کسی کا یار نہیں	91
-38	بہار آئی ہے	93
-39	ڈھلنے کو شام ہے یارو!	95
-40	کیا دلفریب گیت ہے جو گا رہا ہوں میں	97
-41	ہر مسجد پہ تالا ہے	99
-42	اچھا ہے!	101
-43	بہاروں کا زمانہ	103
-44	بناوٹیں کم تھیں	105
-45	محبت کے اشاروں کا سماں ہے	107
-46	جینا محال لگتا ہے	109
-47	پھلے پھولے گا یہ گلشن	111
-48	محمد اشرف مارتھ کی یاد میں	113
-49	اقبال سے	115
-50	جشنِ آزادی	117
-51	حصہ غزلیات	118
-52	جینے کی دُعا دینے گئے	119
-53	دھواں ہونے نہیں دیتے	121
-54	شمع	123

Marfat.com

-55	بڑا شعلہ بیاں ہے	125
-56	مدر ٹریسا کے نام	127
-57	تیرا گیت سنایا میں نے	128
-58	رنگیں لباس	130
-59	قوم کی تقدیر	131
-60	اقبال کے نغموں کا شور	132
-61	خطۂ مشرق کی صفائی کی دعا ہے	134
-62	رحمتِ حق	136
-63	ترانۂ ایوبی	138
-64	وہی کام رہ گئے	140

Marfat.com

دُعا

تیری سرکار میں کرتے ہیں دُعائیں یا رب
بخش دے سب کے گناہ اور خطائیں یا رب

خونِ دل دے کے کریں نام وفا کو روشن
ہم گناہ گاروں کے ہیں دِل کی صدائیں یا رب

تو ریا کاری و غیبت سے بچا لے ہم کو
ہم پہ برسیں تیری رحمت کی گھٹائیں یا رب

Marfat.com

نیک اعمال کی توفیق عطا کر ہم کو!
خدمتِ خلق شعار اپنا بنائیں، یا رب

بزمِ ہستی میں رہیں بن کے وفا کے پیکر!
بے سہاروں کو کلیجے سے لگائیں یا رب

غم سے گھبرائے ہوئے بیٹھے ہیں تیرے بندے
حالِ دِل تیرے سوا کس کو سنائیں یا رب

غم سبھی نذر رہیں دور زمانے بھر کے
تیرے محبوبؐ کا غم دل میں بسائیں یا رب

Marfat.com

نعت شریف

محشر میں جب نظر میری سرکار ﷺ آئیں گے
بخشش کے در کھلیں گے جو سرکارؐ آئیں گے!

صدقِ یقیں سے بیٹھ جا جھولی پسار کے
اٹھ کر کہیں نہ جا بیٹھ سرکارؐ آئیں گے

بادِ صبا بکھیر کے خوشبو گذر گئی
لگتا ہے کہ ابھی ابھی سرکارؐ آئیں گے

Marfat.com

صبح چمن میں جھوم کر پھولوں نے یہ کہا
شبنم پیام لائی ہے سرکارؐ آئیں گے

بے رحمیٔ حیات سے عاجز نہیں ہوں میں
گھر کو سجا رہا ہوں کہ سرکارؐ آئیں گے

غفلت کی نیند چھوڑ دے کر جستجوئے دید
راتوں کو یوں نہ ضائع کر سرکارؐ آئیں گے

راتوں کو پڑھ کے سویا کر آقاؐ پہ تو درود
خوابوں میں نذر پھر میری سرکارؐ آئیں گے

Marfat.com

اخوّت کے پھول لے جاؤ

1995ء میں دوران اعتکاف جامع مسجد
حضرت علی ہجویریؒ میں لکھے گئے اشعار

درِ حبیب سے رحمت کے پھول لے جاؤ
چلے ہو گھر تو محبت کے پھول لے جاؤ

بکھر رہا ہے جو شیرازہ عظیم ملّت کا
دیارِ عشق سے وحدت کے پھول لے جاؤ

اٹھاؤ دامنِ رنگیں سے شبنمی قطرے
بڑے حسیں ہیں عقیدت کے پھول لے جاؤ

Marfat.com

کہ نفرتوں سے دِلوں کو سکوں نہیں ملتا
میرے نگر سے مروّت کے پھول لے جاؤ

یہ نذر گنبد خضریٰ سے آ رہی ہے نداء
علیؓ کے گھر سے اخوت کے پھول لے جاؤ

Marfat.com

کہہ گئی بادِ صبا مجھکو

دیارِ غیر سے آتی ہے خوشبوئے وفا مجھکو
بھلا یہ ماجرا کیا ہے ذرا اے دِل بتا مجھکو

ہوا چلنے کو لگتی ہے کوئی کوچۂ رحمت سے
میرے دِل کی زباں یہ کہہ رہی ہے برملا مجھکو

برسنے کو ہے پھر ابر کرم گلزارِ ہستی میں
میرا شانہ ہلا کر کہہ گئی بادِ صبا مجھکو

جہاں یک رنگ ہو جائے گا اِک دِن ایسا لگتا ہے
فلک سے آرہی ہیں یہ صدائیں بارہا مجھکو

Marfat.com

گلے مل جائیں گے دیر و حرم صحنِ گلستاں میں
نظر آتی ہے دِل کی آنکھ سے یہ انتہا مجھکو

بدل ڈالیں گے یہ کار جہاں کے سلسلے اِک دِن
فقیرانِ حرم لگتے ہیں یوں محوِ دُعا مجھکو

جھکیں گے نذر سب اغیار جب وحدت کے قدموں پر
بہت تڑپا رہی ہے وہ عطائے بے بہا مجھکو

Marfat.com

جرأت مجھے اقبال نے دی ہے

الفاظ کی دولت مجھے اقبال نے دی ہے
یہ ذوق یہ رِفعت مجھے اقبال نے دی ہے

کانٹے بھی وفادار نظر آتے ہیں مجھ کو
اِس دَرجہ محبت مجھے اقبال نے دی ہے

یہ دولت دارین ملی ماں کی دُعا سے
افکار کی دولت مجھے اقبال نے دی ہے

Marfat.com

کس شان سے میں حلقۂ یاراں میں سجا ہوں
کیا خوب لطافت مجھے اقبال نے دی ہے

کہہ دیتا ہوں بے خوف و خطر نڈر ہر اک بات
اظہار کی جرأت مجھے اقبال نے دی ہے

Marfat.com

نعت شریف

ہے بزمِ ہستی تمہی سے روشن
تمہی سے کارِ جہاں رواں ہے

شہِ مدینہ تمہارے دم سے
وجودِ ارض و سما میں جاں ہے

ملا ہے دین و ایماں تمہی سے
تمہی سے حق کا نشاں ملا ہے

نصیب چمکا ہے امتوں کا!
تو آدمیت کا سائباں ہے

Marfat.com

کلی کلی کا نکھار تم ہو!
جبیں گلوں کا خمار تم ہو!

چمن چمن کی بہار تم ہو
تمہی سے یہ دلنشیں سماں ہے

تمہی سے دونوں جہاں ہیں روشن
مکیں بھی اور سب مکاں بھی روشن

قمر بھی اور کہکشاں بھی روشن
یوں فیض احمدؐ رواں دواں ہے

ملی ہے جن کو تیری غلامی
ہوئے بسیریؒ ہوئے وہ جامیؒ

کوئی ایوبیؒ ہوا جہاں میں
نذر انا الحق کوئی زباں ہے!

Marfat.com

جل کیوں نہیں جاتا

مسلم تیرا انداز بدل کیوں نہیں جاتا
اُٹھ اُٹھ کے تو گرتا ہے سنبھل کیوں نہیں جاتا

تفریق کی گر تجھ کو ہوا راس نہیں ہے
آفاق کے سانچے میں تو ڈھل کیوں نہیں جاتا

گر طوق غلامی کا نہیں تجھ کو گوارہ
غیرت سے لہو تیرا پگھل کیوں نہیں جاتا

Marfat.com

اِیماں ہے تیرا سانس ہیں اللہ کی امانت
پھر موت کا ڈر دِل سے نکل کیوں نہیں جاتا؟

کیوں بھول کے بیٹھا ہے تو پیغام محمدؐ
تو عشق محمد ﷺ میں مچل کیوں نہیں جاتا؟

دعویٰ ہے اگر تیرا کہ تو مصطفویؐ ہے
طاغوت تیرے ڈر سے دہل کیوں نہیں جاتا؟

تو شمع کے پہلو میں بھی رہتا ہے پریشاں
پروانہ ہے تو نذر تو جل کیوں نہیں جاتا!؟

Marfat.com

صبح کا ستارہ

صبح کے ستارے نے کہا اوج پہ آ کے
آیا ہوں میں اِخلاص کے دریا سے نہا کے

کس شان سے میں صبح کے ماتھے پہ سجا ہوں
فردوس کے رِضواں سے پوچھے کوئی جا کے

اِک میری محبت میں مٹے جاتے ہیں انجم
بیٹھے تھے سرِ شام بڑا رنگ جما کے

ہر دم جو رہے آخر شب اوجِ فلک پر
دیتا ہوں میں دامن سے انہیں پھول بنا کے

Marfat.com

گھنگور اندھیروں میں میں سجدہ سے اُٹھا ہوں
بیداریٔ شب خوب کٹی اشک بہا کے

کیا نیند میں رکھا ہے اے انساں تو ذرا جاگ
کیا لطف ہے پر نور سماں دیکھ تو آ کے

شب بھر رہی بیتاب جو میرے لیے کوئل
جلوے سے تڑپ جاتی ہے کو کو سجا کے

ہر سو میرے آنے سے ہیں رنگین نظارے
جلوے ہیں تیرے دیر و حرم میری ضیاء کے

جیون کے عجب نذر تجھے راز بتا دوں
بیٹھے جو دم صبح میری بزم میں آ کے

Marfat.com

تو نہ ''زادِ راہ'' بنا سکا

یہ حیات و موت کا سلسلہ نہ کسی ذہن میں سما سکا
تیرا راز خالق کبریا نہ جہاں میں کوئی بھی پا سکا

یہ وجودِ ارض و سما تو اِک تیری عظمتوں کی دلیل ہے
تیرے بے شمار ہیں سلسلے جہاں عقل و عشق نہ جا سکا

تیرے راز داں ہیں بہت مگر تیرا راز پھر بھی عیاں نہیں
کوئی جس قدر بھی قریب ہے تیری رفعتوں کو نہ پا سکا

Marfat.com

یہ نزع میں کتنا کمال ہے کہ حواس و ہوش جدا کرے
کوئی شخص ذائقہ موت کا سرِ عام لب پہ نہ لا سکا

کسی خشک و تر کا ہے ذکر کیا، یہاں ذرّہ ذرّہ فنا کو ہے
جو فنا کے راز کو پا گیا وہ بقا کا جام اُٹھا سکا

ہیں ذبیح خلیلؑ و کلیمؑ کی یہ دُعائیں حق کے حضور میں
تبھی مصطفیٰؐ کے جمال کی یہ جہان تاب نہ لا سکا

کبھی خواہشوں کبھی اُلجھنوں میں یہ عمر نذر گذر گئی
کڑی دھوپ ہے تیری راہ میں تو نہ زادِ راہ بنا سکا

Marfat.com

عجب تاثیر ہوتی ہے!

فقیروں کی دُعاؤں میں عجب تاثیر ہوتی ہے
چھپی پہلو میں اُن کے دولت تنویر ہوتی ہے!

بقا کی فکر میں جو رات بھر آنسو بہاتے ہیں
حسیں صبح انہی کے خواب کی تعبیر ہوتی ہے

جہانِ قدس کو اِن کی دعائیں خوب لگتی ہیں
کہ جن کی زندگی اخلاص کی تصویر ہوتی ہے

Marfat.com

نسیم صبح ان کے سانس کی خوشبو چراتی ہے!
کہ جن چہروں پہ لکھی رات کی تحریر ہوتی ہے

تصور میں خیالِ غیر وہ ہرگز نہیں لاتے
کہ جن کے دِل میں اپنے یار کی تصویر ہوتی ہے

عطا کر دیں کسی کو نذر جو یہ خاک کی چٹکی!
تو پھر وہ خاک بھی اِک نسخہ اکسیر ہوتی ہے

Marfat.com

سجدہ

یہ سجدہ اِبتدائے زندگی ہے
یہی تو انتہائے بندگی ہے

نہیں سجدہ کی فرصت نذّر جس کو
دمِ آخر اُسے شرمندگی ہے!

Marfat.com

حلقۂ خوبرو میں ہوں

میں زندگی کے باغ سے لفظوں کی جستجو میں ہوں
چُپ رہ کے بھی میں آج کل عرصۂ گفتگو میں ہوں

کتنے حسین رنگ ہیں یہ گلشن حیات کے
میں ان کی دید کے لیے شام و سحر وضو میں ہوں

رہتا ہوں میں بلند تر اپنے تخیلات میں
دُنیا سمجھ رہی ہے کہ بازارِ رنگ و بو میں ہوں

Marfat.com

دُنیائے عشق کے مکیں دُنیا سے بے نیاز ہیں
میں ہوں کہ ایک عمر سے دُنیا کی آرزو میں ہوں

میری بساط کیا کسی نگاہ[1] کا کمال ہے
جس کے اثر سے نذر میں حلقۂ خوبرو میں ہوں

1 مراد۔ جناب حضرت خلیفہ محمد سعید صاحبؒ

Marfat.com

عجیب حسن نظر دیا ہے

میرے مسیحا نے آج مجھ کو یہ کیسا اذنِ سفر دیا ہے
دعائیں دے کے کیا ہے رخصت خلوص رختِ سفر دیا ہے

یہ آشنائی کے چار دن ہیں فراخیٔ دِل کمال اُن کی
میں بزمِ ہستی میں سج گیا ہوں یہ قربتوں کا اثر دیا ہے

صمیم دل نے سما چکا ہوں میں اُنکی ہستی میں رفتہ رفتہ
غزل سرائی کا رنگ دیکر وفا کا مجھ کو ثمر دیا ہے

حسیں ہے گلشن کا پتا پتا گلی گلی بھی حسین تر ہے
یہ خار بھی مجھ کو خوشنما ہیں عجیب حسن نظر دیا ہے

Marfat.com

دُعا سے اُن کی جہاں ہے روشن میری اُمیدوں کے گل کھلے ہیں
جو خالقِ دو جہاں نے مجھ کو نفیس سا اِک شہر[2] دیا ہے!

میں کیا سے کیا ہوں اے خالق کُل تیرے کرم کا ہی سلسلہ ہے
جو بارگاہِ محمدیؐ میں' مجھے جھکانے کو سر دیا ہے!

اَدب کی دُنیا ہے محوِ حیرت یہ ساز کیسا ہے دلنشیں سا
گلوں نے بلبل کے لے کے آنسو یہ سوز نغموں میں بھر دیا ہے

نظر شناسی تو مر چکی ہے تو چھپ کے میری نظر میں آ جا!
تو کر بسیرا میری نظر میں یہ نذر نے تجھ کو گھر دیا ہے

[1] حضرت خلیفہ محمد سعید صاحبؒ آف آلومہار شریف (سیالکوٹ پاکستان) جن سے مصنف کا روحانی تعلق ہے۔

[2] شاعر کے بیٹے کا نام شہریار ہے۔

Marfat.com

اُمّت کی مَسیحائی ہے

ایسی شب آج نبیؐ زادیؑ کے گھر آئی ہے
بنت زہرہؑ بھی جسے دیکھ کے گھبرائی ہے

دین احمدؐ تیری قسمت پہ میں قرباں جاؤں
تیری سادات کے گھر خوب پذیرائی ہے!

آ کے شبیرؑ کو مقتل میں کہا حوروں نے
حسن فردوس تیرے خون کی رعنائی ہے!

تشنہ لب دیکھ کے یوں پیر فلک نے یہ کہا!
خوب شبیرؑ یہ اُمت کی مسیحائی ہے

Marfat.com

دینِ حق! تیری سدا عظمت و شوکت کے لیے
دیکھ زینبؑ بھی تو میداں میں اتر آئی ہے

بن کے دُلہا یہ کہاں آج چلا ہے اکبرؓ
بے رِدا خیمے سے زینبؑ جو نکل آئی ہے

تیرے سجدہ کی زیارت کو حسینؑ ابنِ علیؑ
حرمتِ کعبہ تہہ دل سے تمنائی ہے

قاسمؓ و عونؓ و محمدؓ جو ہوئے نذرِ شہید
دشت میں بیٹھ کے پھر موت بھی شرمائی ہے

Marfat.com

جناب حضرت علی ہجویریؒ کے حضور!

جامع مسجد داتا صاحبؒ دوران اعتکاف 1995

تیری دولت تو ہے بندہ نوازی
شہا غالب ہے تیری پاک بازی

ہوئی مردہ دِلی بیدار تجھ سے!
تو شمع ہے ضیاء تیری حجازی

نواء پیرا کیا تو نے دِلوں کو!
شہیدوں کے جہاں کا تو ہے غازی

تیری قربت میں حیرت کا اثر ہے
بنے اغیار بھی آ کر نمازی

Marfat.com

تو وہ محمود ہے قدموں پہ جس کے
جھکی ہے شوق سے شانِ ایازی

تیرے در پر ہیں بیٹھے نذّر لاکھوں
خوش آئی ہے تیری مہماں نوازی

Marfat.com

ذوقِ بندگی

میرے اللہ تُو کرم کر دے۔ جام خالی ہے تو اِسے بھر دے
سجدہ گاہ چوم لے جبیں میری، میرے سجدوں میں وہ اثر کر دے

عشق کی بھیک بھی ملے مجھ کو اور ہو ذوقِ بندگی بھی عطا
تیرا دریائے نور بہتا ہے نذر اک بوند ہی اِدھر کر دے

Marfat.com

گل بہار ہے

مجھکو سکوں نہیں اگر تو بھی تو بے قرار ہے
مجھکو ملا ہے غم اگر تو بھی تو اشکبار ہے

دِل کا قرار لٹ گیا آنکھوں کی نیند اُڑ گئی
توبہ دیارِ عشق کا کیسا یہ کاروبار ہے

تجھ سے بچھڑ کے زندگی مجھ پر گراں ہے اس طرح
جیسے خزاں کی دُھول کا اڑتا ہوا غبار ہے

Marfat.com

آنکھیں میری اُداس ہیں، جاں بھی میری اُداس ہے
دِل بھی تیرے فراق کے زخموں سے داغدار ہے

کوئی تو مہرباں ملے تجھکو جو یہ خبر کرے
آ جا کہ نذر آجکل فصلِ گل بہار ہے

Marfat.com

لوٹ کر آنے لگی ہے

کسی کی یاد پھر آنے لگی ہے
مجھے دِن رات تڑپانے لگی ہے

مجھے حالات یوں لگتے ہیں جیسے
میری منزل قریب آنے لگی ہے

اثر بن کر میرے لفظوں کی خوشبو
ہر اِک دِل میں اُتر جانے لگی ہے

Marfat.com

پریشاں تھا کسی کی اِک نظر سے
میری قسمت سنور جانے لگی ہے

لو پھر اقبال کی بانگِ درا نذر
فلک سے لوٹ کر آنے لگی ہے

مراد۔ جناب خلیفہ محمد سعید صاحبؒ

Marfat.com

دوا کی جس کو طلب نہیں ہے

ہزار بار آزما کے دیکھا' کوئی بھی ایسا نظر نہ آیا
خدا کے بندوں سے پیار کر کے' جزا کی جس کو طلب نہیں ہے

ہوس ہے سارے جہاں پہ غالب ہے خودنمائی کا بول بالا
کوئی نہیں برملا جو کہہ دے' ریا کی جس کو طلب نہیں ہے

ہر ایک دل میں عداوتیں ہیں' کوئی کسی کا نہیں یہاں پر
وہی حقیقت کا پاسباں ہے' خطا کی جس کو طلب نہیں ہے

دہر میں دین نبیؐ کے وارث' جو دعوتِ خاص دے رہے ہیں
ہے کون؟ مغرب کی وادیوں کی' ہوا کی جس کو طلب نہیں ہے

Marfat.com

ہر ایک شے کو فنا ہے اک دِن، ہر اک نفس پہ ہے موت آخر
وہ زندگی کیسی زندگی ہے، بقا کی جس کو طلب نہیں ہے

تڑپ رہا ہو جو دردِ دل سے، شفا اُسے نذر کیا ملے گی
کہ بارگاہِ محمدیؐ سے، دوا کی جس کو طلب نہیں ہے

Marfat.com

سُوختہ ساماں کیا ہے

اللہ نے کس درجہ یہ احسان کیاں ہے
ہر دِل نے نئے عزم سے پیمان کیا ہے

مسلم ہیں تہہ دام رہیں زیب نہیں ہے
ملت کے ہر اِک شخص نے اعلان کیا ہے

پھر تازہ کریں خیبر و خندق کی روایات
قدرت نے ہمیں سُوختہ سامان کیا ہے

Marfat.com

تنویر وطن خوش ہوں تیری زندہ دلی پر
ہیبت نے تیری کفر کو بے جان کیا ہے

دِل جیت لیے حکمت و دانائی سے تو نے
اور عالمِ طاغوت کو حیران کیا ہے

یہ وقت نہیں نذر۔ رہیں گوشہ نشیں ہم
قطرے کو جو اللہ نے طوفان کیا ہیں

سرمایہ ملت جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے لیے ایٹمی دھماکہ کے موقعہ پر لکھے گئے اشعار۔

Marfat.com

اَشک بہانے آتا ہوں

لفظوں کے میں ہار بنا کے سوچوں کو پہناتا ہوں
سوچوں کا پھر رُوپ سجا کے اَپنا دِل بہلاتا ہوں

کتنے سہانے گیت پرانے میری زُباں پر آتے ہیں
فرطِ طرب میں جھوم کیمیں اک پاگل سا ہو جاتا ہوں

پیار کا موسم بیت نہ جائے یارو اِس کی فکر کرو
نگر نگر اور گاؤں گاؤں یہ پیغام سناتا ہوں

صبح چمن میں پھول مہکتے اور سہانے لگتے ہیں
بلبل نے پھولوں سے کہا میں تم پر اشک بہاتا ہوں

Marfat.com

یہ حسن یہ خوشبو دو پل ہے صبح کے ستارے نے یہ کہا
اِس پل دو پل کے جیون پر میں اَشک بہانے آتا ہوں

فردوسِ بریں ہے دیس میرا یہ اَوس کا قطرہ کہتا ہے
دو لمحے اپنے شہر سے میں پھولوں کو ہنسانے آتا ہوں

یہ راز چمن میں عام ہوا سمجھا ہے مگر دِل والوں نے
جس بات کو نذر میں سمجھا ہوں اوروں کو وہی سمجھاتا ہوں

Marfat.com

اِلٰہی مجھے سوز ایسا عطا کر

اِلٰہی مجھے سوز ایسا عطا کر!
کروں روشنی دل کی شمع جلا کر

مجھے بے سہاروں کا احساس دے دے
اُڑا میری مٹی کو جگنو بنا دے

محبت کی لذت ہو میری زُباں میں
کہ غیروں کو رکھوں میں اَپنا بنا کر

نہ دیر و حرم کی ہو تفریق جس میں
اِلٰہی مجھے ایسی دنیا عطا کر!

Marfat.com

میری انجمن ہو میرے دم سے روشن
جلا دے مجھے ایسی شمع بنا کر

میں راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے آنسو بہاؤں
مجھے درد کی ایسی دولت عطا کر!

غمِ مصطفیٰ سے ہی کر شاد کر دے
جہاں سے مجھے نذرِ آزاد کر دے

Marfat.com

قطعہ

یہ دستور کہن بدلو یہ آئین جفا بدلو
یہ قانون فرنگی ہے اسے تم برملا بدلو

یہ آئیں احترام آدمیت کا نہیں ضامن
بدل دو نذرؔ یہ دستور اور یہ سلسلہ بدلو

Marfat.com

امداد بند کردی گئی

روز سنتے ہیں کہ اب امداد بند کر دی گئی
بھوک اور افلاس کی فریاد بند کر دی گئی

ہے ہمارا امتحاں، یا شامتِ اعمال ہے
داعیانِ حق کی جو تعداد بند کردی گئی

جن کی ہیبت سے نگوں رہتے تھے باطل کے علم
اُن جہانداروں کی روئیداد بند کردی گئی

ایک دن تو آسماں سے نذر آئے گی نِدا
آج سے طاغوت کی ایجاد بند کر دی گئی

Marfat.com

یہاں ہمسفر نہیں

سب راہزن ہیں کوئی یہاں راہبر نہیں
لٹنا ہے کس قدم پہ کسی کو خبر نہیں

ہر ایک شخص آج نمائش پسند ہے
انجام کیا ہے اس پہ کسی کی نظر نہیں

سارے جہاں پہ آج ہے فرعونیت کا دور
کوئی کلیم آج یہاں جلوہ گر نہیں

Marfat.com

جس کارواں کے دل میں اُجالوں کی خو نہ ہو
اُس کے لیے علاج کوئی کارگر نہیں

اک دوسرے سے سب کی ہیں راہیں جدا جدا
کوئی کسی کا نذر یہاں ہمسفر نہیں

Marfat.com

مرجھائے ہوئے پھول سے

مرجھائے ہوئے پھول سنا مجھ کو فسانہ
کر یاد ذرا اپنی جوانی کا زمانہ

ممنوں تھی تیری بادِ صبا تیرے چمن میں
تجھ سے ہی تو گلشن کا وہ منظر تھا سہانا

شبنم بھی مزے لیتی تھی لب چوم کے تیرے
دامن پہ تیرے نقش تھا بلبل کا ترانہ

Marfat.com

ہر چند کہ تو مرکز تسکیں تھا چمن میں
قسمت نے تجھے کر دیا گلچیں کا نشانہ

ہر لمحہ تیرے ناز اُٹھاتا تھا چمن میں!
پل بھر میں وہ ماحول ہوا تجھ سے بیگانہ

بلبل بھی تیرے حال پہ اب نوحہ کناں ہیں
بھولے نہیں تیرے غم میں یہ خوشیوں کا ترانہ!

Marfat.com

پھول کا جواب

میں زد میں ہوں اب حال تجھے کیسے سناؤں
ممکن نہیں اس حال میں ہونٹوں کو ہلانا

برباد ہوا حسن میرا خاک میں مل کر
مقصود تھا قدرت کو نشاں میرا مٹانا

پیغام میرا نذرِ زمانے کو سنا دو
رنگینیِ دنیا میں کبھی جی نہ لگانا

Marfat.com

جناب سیّد نجم نعمانی سبزواری (مرحوم) کی وفات پر کہے گئے اشعار

اس زمانے سے ڈر گیا کوئی
آج مجھ سے بچھڑ گیا کوئی

اک ذرا سے ہوا کے جھونکے سے
پھول ٹہنی سے گر گیا کوئی

خشک پتے ہوا میں اڑتے ہیں
جیسے گلشن اُجڑ گیا کوئی

Marfat.com

دِل سنبھلتا نہیں کسی صورت
یوں پریشان کر گیا کوئی

کل سرِ بزم میں نے دیکھا تھا
پھر نہ جانے کدھر گیا کوئی

لوٹ کر پھر کبھی نہ آئے گا
اس ادا سے گذر گیا کوئی

جس کے دم سے تھیں رونقیں ساری
شہر ویران کر گیا کوئی

Marfat.com

چھیڑ کر ذکر نجم نعمانی
اشک آنکھوں میں بھر گیا کوئی

شور تھا نذّر جس کے جینے کا
آج چپکے سے مر گیا کوئی

سید نجم نعمانی سبزواری کی وفات پر لکھے گئے اشعار جن سے شاعر کا اپنے ادبی استاد کیلئے عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

Marfat.com

اَبر رحمت

ابر رحمت کے برسنے سے نکھار آئے گا
دلکشی آئیگی پھولوں پہ خمار آئے گا

پیار اُگلے گی زمیں ماں کی طرح ابر کی رات
صبح صادق کے نظاروں کو شعار آئے گا

پتے پتے کی زُباں سے جو دُعا نکلے گی
اِن کی خوشیوں کا بھلا کیسے شمار آئیگا؟

سبزہ زاری کا نشہ ہوگا گلستانوں میں
جس کو پینے سے بہاروں کو قرار آئے گا

Marfat.com

خوب دہقاں نے کیے بن پہ فدا شام و سحر
اِس کی اُمید پہ اللہ کو پیار آئیگا

فرطِ جذبات میں جھومیں گے نظارے سارے
رنگ ہر چیز کا خوشبو پہ سوار آئیگا!

دشت ویراں تو ذرا محو دُعا ہو تو سہی
کیوں تو مایوس ہے تجھ پر بھی نکھار آئیگا

دامن کوہ میں سبزہ ہے پڑا پژمردہ
ابر پہنانے اسے چاندی کا ہار آئے گا

حمد گاتی ہوئی آئیں گی فلک سے بوندیں
وجد میں سلسلۂ لیل و نہار آئے گا

کرم کی زد میں ہر اِک چیز ہوئی جب نذر تو پھر
خس و خاشاک میں تیرا بھی شمار آئے گا

Marfat.com

''احساسِ زیاں ہو جائے گا''

دل کا یہ صحراء کبھی تو گلستاں ہو جائے گا
آج میں تنہا ہوں اِک دِن کارواں ہو جائے گا

گل محبت کے کھلیں گے نفرتیں مٹ جائیں گی
ہر کوئی اِک دوسرے کا مہرباں ہو جائے گا

بدلہ بدلہ ہے ہواؤں اور فضاؤں کا مزاج
خود ہی گلچیں غنچہ و گل کی زباں ہو جائے گا

پرخطر راہیں میری منزل چھپا سکتی نہیں
یہ غبارِ راہ منزل کا نشاں ہو جائے گا

Marfat.com

دے رہا ہوں اِک حسین صبح کی میں سب کو خبر
آخرِ شب سے ہی گردوں گل فشاں ہو جائے گا

دل کی آنکھوں سے کوئی دیکھے چمن کو اک نظر
ہر کسی کو نذر احساسِ زیاں ہو جائے گا

Marfat.com

میرا یار آگیا

اک شخص آج یوں سرِ بازار آگیا
چپکے سے بن کے میرا خریدار آگیا

میں جس جگہ کھڑا تھا کڑی دھوپ تھی وہاں
دیکھا تو سر پر سایۂ دیوار آگیا

آئی ہے دل پہ لوٹ کر فصلِ بہار پھر
اس زندگی سے پھر سے مجھے پیار آگیا

ناکامیوں کا اپنی مجھے اعتراف تھا
لیکن وہ بن کے میرا مددگار آگیا

حسرت تھی دل میں نذر کہ گُل زیبِ تن کروں
پھولوں کا بن کے ہار میرا یار آگیا

Marfat.com

حضرتِ انسان رہے

زندگی موت کی آغوش میں خنداں کیوں ہے
چاہیے اس کو کہ یہ گریہ ساماں رہے

یہ تو سرمایۂ یزداں ہے اسے خوف نہیں
اس کو زیبا ہی نہیں کہ یہ پریشان رہے

موت مر جائے نہ ٹکرا کے وفا سے اک دن
زندگی موت کی ہر وقت نگہبان رہے

Marfat.com

آدمی خود ہی تو عظمت سے گرا جاتا ہے
حق کی منشا ہے کہ یہ حضرتِ انسان رہے

اس نے ہر حال میں جب موت سے ٹکرانا ہے
چاہیے نذّر کہ یہ سُوختہ سامان رہے

Marfat.com

رہائی کی تمنا ہے

بہت آلودگی ہے، خوشنمائی کی تمنا ہے
نمائش کی نہیں مجھ کو سچائی کی تمنا ہے

ریاکاری نے ہم کو کر دیا رسوا زمانے میں
بناوٹ کی نہیں دِل کی صفائی کی تمنا ہے

ہوس نے دعوت و تبلیغ کو بے جان کر ڈالا
حقیقت سے اسے پھر رہنمائی کی تمنا ہے

Marfat.com

جلا ڈالا چمن تفریق نے اور خود نمائی نے
اب اِس کے حال پر مجھکو دُہائی کی تمنا ہے

یہ مذہب اور یہ فرقے نہیں شیوہ محمدؐ کا
یہاں تو نوعِ اِنساں کی بھلائی کی تمنا ہے

امیرِ کارواں ہو نذر دل کا درد جو جانے
بڑے مجبور ہیں شر سے رہائی کی تمنا ہے

Marfat.com

تو نہیں باقی

جہاں میں نفرتیں ہیں پیار کی خوشبو نہیں باقی
خزاں آئی ہے کچھ ایسی کہ رنگ و بو نہیں باقی

وہی منشاء یزداں ہے وہی دریائے رحمت ہے
حقیقت ہے کہ اے بندۂ مومن تو نہیں باقی

جہاں ویران سا یہ نذر پھر آباد ہو جائے
مگر حق و صداقت کی دِلوں میں خو نہیں باقی

Marfat.com

بڑا احترام ہے

شعبۂ زندگی میں عجب انتقام ہے
لگتا ہے زندگی کا یہی اختتام ہے

فاقہ کشی سے شہر میں چلا رہے ہیں لوگ
کہتے ہیں اہلِ زر کہ بڑا اہتمام ہے

محنت بھی آجکل تو کوئی کارگر نہیں
محنت کشی بھی آج تو ذِلت کا نام ہے

Marfat.com

احساس ہے نہ مہر و وفا ہے کسی کے پاس
کہنے کو ہر کسی کا بڑا احترام ہے

کھانے کو مفت زہر بھی ملتا نہیں ہے نذرؔ
غربت کا اس جہان میں جینا حرام ہے

Marfat.com

الیکشن

الیکشن کی مصیبت سر پہ آئی!
دہائی ہے میرے اللہ دہائی!

جو لیڈر آرہے ہیں بن سنور کر
دکھائیں گے یہ ہاتھوں کی صفائی

لبوں پر پھر نئے نعرے سجا کر
غریبوں نے ہے قسمت آزمائی

کہ ہوگا فیض پھر وعدوں کا جاری
لٹے گی پھر غریبوں کی کمائی!

Marfat.com

کہ جس کوچے میں ہوں گے جلوہ گر یہ
لگے گا جیسے کوئی بارات آئی!

جو بازی ہار کر آئیں گے واپس
عدالت میں ملے اُن کو رسائی!

چلیں گی جن کی ملیں، کارخانے
انہیں سمجھو سیاست راس آئی

خدا اس سے ہمیں محفوظ رکھے
اسی میں نذر ہے سب کی بھلائی

Marfat.com

کوئی کسی کا یار نہیں!

کسی بھی شمع کے دِل میں ذرا سا پیار نہیں
جلے گا کیسے کوئی دِل ہی بے قرار نہیں

ہر ایک شخص یہاں اپنی ذات میں گم ہے
ہوس کا دور ہے کوئی کسی کا یار نہیں

گئے وہ دِن کہ فدا تھے ہزار پروانے
اَب اِن کو شمع کی نیت پہ اِعتبار نہیں

Marfat.com

کسی کے دل میں مروّت نہیں زمانے میں
یہاں کسی کو کسی کا بھی انتظار نہیں

وہ حسن و عشق کے جذبے نظر نہیں آتے
جنونِ قیس نہیں لیلیٰ پہ نکھار نہیں

ہیں بے اثر سے یہ دعوے بھی عشق و مستی کے
دلوں پہ وار کرے اب وہ حسنِ یار نہیں

کھلے ہیں نذر چمن میں ہزار پھول مگر!
چمن میں کوئی بھی پھولوں کا جاں نثار نہیں

Marfat.com

بہار آئی ہے!

ہزار شکر کہ گلشن میں بہار آئی ہے!
چمن میں بانٹنے خوشیاں ہزار لائی ہے

سحر کی دید کو جو بے قرار تھے شب بھر
صبا اُن کے لئے دل کا قرار لائی ہے

بڑی حسیں ہے بڑی دلنشیں ہے یہ صبح
ستم کی رات جو ہنس کر گذار آئی ہے

Marfat.com

زنجیر پا تھی جو زنداں میں زندگی کب سے
وہ آج ظلم کے گہنے اُتار آئی ہے!

ہر ایک شخص کے چہرے پہ مسکراہٹ ہے
خوشی کے پھول جو بادِ بہار لائی ہے

فلک سے رحمتِ حق کا نزول جاری ہے
نہ جانے کس کی دُعا سے بہار آئی ہے!

حسین تر ہے بہت منظرِ آج کی صبح
یہ رنگ کس کے لبوں کا اُتار لائی ہے

Marfat.com

ڈھلنے کو شام ہے یارو

جانے کیسا مقام ہے یارو
ہر طرف اِنتقام ہے یارو

سادہ دِل لوگ اب کدھر جائیں
اِن کا جینا حرام ہے یارو

نظم ہستی بگاڑنے کے لیے
ہر طرف اہتمام ہے یارو

Marfat.com

آج کوئی کسی کے بس میں نہیں
ہر کوئی بے لگام ہے یارو

اِک قیامت بپا ہے وادی میں
ہر طرف قتل عام ہے یارو

شب ظلمت کا منتظر فکر کریں
اب تو ڈھلنے کو شام ہے یارو

Marfat.com

کیا دلفریب گیت ہیں جو گا رہا ہوں میں

تفریق و امتیاز سے گھبرا رہا ہوں میں!
حالت پہ اپنی آپ ہی شرما رہا ہوں میں

آباء کی عظمتوں کا مجھے اعتراف ہے
قبروں میں اُنکی رُوح کو تڑپا رہا ہوں میں

غماز ہوں چمن کا حسد ہے میرا شعار
خود کو تخیلات سے بہلا رہا ہوں میں

Marfat.com

رنگینیوں میں کھوئے ہوئے سرد خون کو
اپنی نوا کی آنچ سے گرما رہا ہوں میں

ہر شخص اپنی ذات میں گم ہے تو کیا ہوا
زُلفیں اُلجھ گئی ہیں جو سلجھا رہا ہوں میں

حق کی عطا ہے نذر جو رنگیں بیاں ہوں میں
کیا دِلفریب گیت ہیں جو گا رہا ہوں میں

Marfat.com

ہر مسجد پہ تالا ہے

پریشاں ہوں کہ ہر مسجد کے دروازے پہ تالا ہے
تفرقوں کا یہ طوفاں حشر برپا کرنے والا ہے

یہ تنظیمیں، یہ تحریکیں، ہزاروں ہیں زمانے میں
کہ حق کی بات کب کوئی یہاں پر کرنے والا ہے

مروّت ہی نہیں مسلم تو آپس میں ستم گر ہیں
یہاں پر کب کوئی اِک دوسرے پہ مرنے والا ہے

Marfat.com

نفس کی پھونک سے ملا بجھا سکتا نہیں ہرگز
یہ شمع نور جس کا دونوں عالم میں اُجالا ہے

ستم یہ ہے کہ کرتے ہیں یہ تقریریں دکھاوے کی
سمجھتے ہیں انہوں نے دینِ احمدؐ کو سنبھالا ہے

محبت دین ہے ایمان ہے ہر دلعزیزی ہے
اسی کا نذر بس دونوںؑ جہاں میں بول بالا ہے

Marfat.com

اَچھا ہے!

یہ نفرت گر محبت میں بدل جائے تو اچھا ہے
دِلوں میں پیار کا طوفاں مچل جائے تو اچھا ہے

رہے اِنصاف ہی غالب یہ فطرت کا تقاضا ہے
کہ حالت ابن آدم کی سنبھل جائے تو اچھا ہے

مزاجِ آدمی زد میں ہے آلودہ ہواؤں کی
اگر نارِ جہنم سے نکل جائے تو اچھا ہے!

سخن ہوں دِلنشیں ایسے فضا جن سے معطر ہو!
یہ موسم پیار کے سانچے میں ڈھل جائے تو اچھا ہے

Marfat.com

نہ ہو دیر و حرم کا تذکرہ جس میں وہ موسم ہو
دِلوں سے زہر نفرت کا نکل جائے تو اچھا ہے

ہیں کیوں دست و گریباں اہل گلشن بزم ہستی میں
محبت میں لہو ان کا پگھل جائے تو اچھا ہے!

اکیلا ہوں کھڑا صحرا میں اور ہر سو اندھیرا ہے
کوئی ساتھی کوئی ہمراز مل جائے تو اچھا ہے!

یہ طاغوتی پریشاں ہے محبت کے کنارے پر
قدم اِس کا محبت میں پھسل جائے تو اچھا ہے

مقدر سے چلا جاؤں مدینے نذر جو میں بھی
یہ دم احمدؐ کے قدموں میں نکل جائے تو اچھا ہے

Marfat.com

بہاروں کا زمانہ

تقریر کا تنقید کا آیا ہے زمانہ
اِخلاص بنا ستم ظریفی کا نشانہ

ہر موڑ پہ نفرت کے ہی انبار لگے ہیں
مشکل ہوا ایسے میں یہاں جی کا لگانا

جس گھر کے نگہباں ہی اسے آگ لگا دیں
جل جاتا ہے گھر اور وہ بنتا ہے ویرانہ

Marfat.com

گلشن کو لگے آگ تو اُڑ جاتے ہیں پنچھی
پھر کون سنے گا وہاں بلبل کا ترانہ!

پنچھی تو جگر تھام کے چلتے ہی بنیں گے
کیا خبر کہاں جا کے ملے ان کو ٹھکانہ

یاد آئے گا گھر نذر تو روئیں گے پرندے
بھولیں گے نہیں اپنی بہاروں کا زمانہ

Marfat.com

بناوٹیں کم تھی

عقل دُنیا میں جب نہ تھی اتنی
تو دِلوں میں عداوتیں کم تھیں

لوگ اپنائیت کے پیکر تھے
پیار میں یہ ملاوٹیں کم تھیں

حسن تھا سادگی میں جلوہ نما
یوں جہاں میں بناوٹیں کم تھیں

Marfat.com

محنتوں سے سکوں میسّر تھا
بے سبب کی تھکاوٹیں کم تھیں

نذرِ مہر و وفا کی راہوں میں
جرص کی یہ رکاوٹیں کم تھیں

Marfat.com

محبت کے اشاروں کا سماں ہے

برسات میں کیا خوب بہاروں کا سماں ہے
ملنے کو یہ بچھڑے ہوئے یاروں کا سماں ہے

رم جھم بھی ہے، کوکو بھی ہے، چڑیوں کی چہک بھی
پرکیف سا ندیوں کے کناروں کا سماں ہے

اِک ساز سا بجتا ہے یوں بوندوں سے چمن میں
کیا خوب محبت کے اَشاروں کا سماں ہے

Marfat.com

پھولوں کی جوانی پہ کھنچا جاتا ہے ہر دل
لگتا ہے کہ یہ درد کے ماروں کا سماں ہے

بادل کو لیے جاتی ہیں یوں تند ہوائیں
افلاک پہ اک شاہسواروں کا سماں ہے

ہے نذر ہر اِک چیز محبت کے نشے میں
لگتا ہے کہ یہ جاں نثاروں کا سماں ہے

Marfat.com

جینا محال لگتا ہے

ہر اک نگر میں ہی قحط الرجال لگتا ہے
ہر ایک شخص ہی غم سے نڈھال لگتا ہے

سنائیں حال کسے کس سے دل کی بات کہیں
کہ ہر کسی کا جینا محال لگتا ہے

سجا ہے خونِ غریباں یوں اِس کے ہونٹوں پر
امیر شہر بڑا نونہال لگتا ہے

ہر ایک آنکھ ہے نم اور دِل پریشاں ہے
جسے بھی دیکھیں فقیروں کے حال لگتا ہے

Marfat.com

ستم کے ماروں کے آنسو سمیٹنے کے لیے
ستم کے ہاتھ میں کوئی رُمال لگتا ہے

تیری نمود و نمائش سے اے امیر وطن
تیرا عروج نہیں یہ زوال لگتا ہے

محبتیں بھی بناوٹ ہیں آج نذر یہاں
مجھے خلوص بھی نفرت کا جال لگتا ہے

Marfat.com

پھلے پھولے گا یہ گلشن

سخن ہونگے امر اپنے امر تک ہم نہیں ہونگے
پھلے پھولے گا یہ گلشن ثمر تک ہم نہیں ہونگے

سحر کی آس پر ہم نے گزاری رات ظلمت کی
سحر ہونے کو ہے لیکن سحر تک ہم نہیں ہونگے

چمن میں جھوم کر بادِ صباء پھولوں سے کھیلے گی
چلی آئے گی خوشبو اپنے گھر تک ہم نہیں ہونگے

یہ خوشیاں ڈھونڈنے نکلیں گی ہم کو بستی بستی میں
مگر پہنچے گی جب اپنے شہر تک ہم نہیں ہونگے

Marfat.com

چمن سے پیار کرتے ہیں محبت روگ ہے اپنا
خبر ہوگی مسیحا کو خبر تک ہم نہیں ہونگے

خزاں جاتی رہے گی اور چمن میں رنگ بکھریں گے
اثر ہوگا دعاؤں کا اثر تک ہم نہیں ہونگے

جگر کے خون سے شمع جلا کر ہم نے رکھی ہے
یہ لو پہنچے گی پروانوں کے گھر تک ہم نہیں ہونگے

مسیحائی گھری بیٹھی ہے بیماروں کے جھرمٹ میں
نظر ہوگی ادھر لیکن نظر تک ہم نہیں ہونگے

دیا روشن رہے نذرالحسن اپنی اُمیدوں کا
شب ظلمت بسر ہوگی بسر تک ہم نہیں ہونگے

Marfat.com

محمد اشرف مارتھ کی یاد میں

مہکتا پھول جو مرجھا گیا ہے
اُمیدوں کو میری الجھا گیا ہے

چمک تھی چار سُو تیری چمن میں
اندھیرا سا چمن میں چھا گیا ہے

تو اشرف تھا گلوں کی انجمن میں
بھری محفل سے کیوں شرما گیا ہے

Marfat.com

رفیقہ اور بہنوں کے گلے میں
غموں کے ہار تو پہنا گیا ہے

تیرے معصوم خوں روتے ہیں تجھ بن
دِل مادر کو بھی تڑپا گیا ہے

تیرا ایوب بھی تو ہمسفر ہے
تو پھر کاہے کو تو گھبرا گیا ہے

صف ماتم نظر آتی ہے ہر سو
تیرا غم نذر تو کھا گیا ہے

چوہدری محمد اشرف مارتھ SSP جن کی موت کی خبر سنتے ہی ان کے بھائی محمد ایوب بھی دم توڑ گئے۔

Marfat.com

اقبالؒ سے

میں نے جو تصور میں یہ اقبال سے پوچھا
بربادیٔ گلشن کا سبب مجھ کو بتا دے!

بلبل تھا اِسی اجڑے گلستاں کا کبھی تو
پر سوز ترانوں کی وہ لے پھر سے سنا دے

اقبال تیرے فکر میں تاثیر بہت ہے
ممکن ہے جوانوں کو یہ غفلت سے جگا دے

Marfat.com

افکار کا دریا جو رواں تو نے کیا ہے
ہو سکتا ہے صحراؤں کو شاداب بنا دے

مدہوشی سی طاری ہے تیرے اہل چمن پر
سینوں میں انہیں پھر سے کوئی آگ لگا دے

کرتا ہو اثر صورتِ نشتر جو جگر پر
وہ نذر کو بھی سوز بھرا ساز سکھا دے

Marfat.com

جشن آزادی

مبارک ہے ہمیں جشن آزادی ہوئے ہر قید سے آزاد اب ہم
آزادی غیر سے الحمدللہ! مگر ہیں کس طرح برباد اب ہم!

ثقافت اوڑھ کر غیروں کی خوش ہیں ہمیں ہے نذر اس پر ناز کتنا
ملی ہے خاک میں غیرت کی دولت ہوئے ہر فکر سے آزاد اب ہم

14- اگست 1997ء

Marfat.com

حصہ غزلیات

Marfat.com

جینے کی دُعا دینے لگے

مجھکو ناکردہ گناہوں کی سزا دینے لگے
جو دُعا دیتے تھے مجھکو بدُعا دینے لگے

عمر بھر جن کی وفاؤں پر بھروسہ تھا مجھے
آج وہ ہر موڑ پر مجھکو دغا دینے لگے

جب سرِ محفلِ تھا مجھکو پوچھتا کوئی نہ تھا
چل دیا اٹھ کر تو سب مجھکو صدا دینے لگے

Marfat.com

خود لگائی آگ جنہوں نے میرے گھر کے لیے
گھر لگا جلنے تو مجھکو حوصلہ دینے لگے

دُشمنوں کو نذر یوں احسان کا موقعہ ملا
مرتے دم مجھکو وہ جینے کی دُعا دینے لگے

Marfat.com

دھواں ہونے نہیں دیتے

میری اُمید کو ہرگز جواں ہونے نہیں دیتے
وہ کھل کر میرے رشتوں کو رواں ہونے نہیں دیتے

نگاہیں تاک میں رہتی ہیں اُن کی دید کو لیکن
بڑے محتاط ہیں رُخ کو عیاں ہونے نہیں دیتے

لگا کر عشق کے پر وہ مجھے اُونچا اُڑاتے ہیں
رہوں قربت میں اُن کی یہ گماں ہونے نہیں دیتے

وہ دیوانے محبت میں میری ہیں یہ بھی سنتا ہوں
میری دُنیا میں جنت کا سماں ہونے نہیں دیتے

Marfat.com

وہ ہیں اقرار میں ہر دم وہ کب اِنکار کرتے ہیں
تعجب ہے کسی کو راز داں ہونے نہیں دیتے

کیا ہے گھر لٹا کے میں نے انکے پیار کا سودا
ستم یہ ہے کہ "احساسِ زیاں" ہونے نہیں دیتے

کہاں شکوہ کروں جا کر، میں اُنکی بیوفائی کا!
کسی سے بھی مجھے وہ ہم زباں ہونے نہیں دیتے

ہے اُن کے پیار کی دولت لکھی میرے نصیبوں میں
سوا میرے کسی کا اِمتحاں ہونے نہیں دیتے

میں ہر پل نذر اُن کے پیار کے نغمات گاتا ہوں
جلاتے ہیں مجھے ہر پل دُھواں ہونے نہیں دیتے

Marfat.com

شمع

اے شمع تیرے اشک تو محفل کی بقا ہیں
اَشکوں پہ تیرے اہل نظر دِل سے فدا ہیں

یہ بزمِ جہاں تیری ضیاء سے ہی حسیں ہے
یہ مسجد و مندر تیری عظمت کے گواہ ہیں

ہیں اَشک تیرے دولت پرویز سے افضل
آہیں تیری بیماریٔ محفل کی دوا ہیں

Marfat.com

کس شان سے آتی ہے تو محفل میں سرِ شام
پروانے تیرے عشق میں رنگیں نواء ہیں

ہے سوزِ دروں شوق تیرا روزِ ازل سے
پر نور سویرے تیری آہوں کا صلہ ہیں

پروانے تیرے عشق میں برباد ہیں بیٹھے
زندہ ہیں مگر تیری محبت میں فنا ہیں

دامن میں تیرے پھول جو اشکوں کے کھلے ہیں
اوصاف تیرے ان کی رفاقت کا نشہ ہیں

زد میں ہیں تیری حلقہ یارانِ نذر بھی
اور تجھ پہ فدا ہونے کو یہ محوِ دعا ہیں

Marfat.com

نذرِ بڑا شعلہ بیاں ہے

ہر پل میرے اشکوں کا یہ دریا جو رواں ہے
آنکھوں میں میری بحر تلاطم کا سماں ہے

ملت کا یہ غم میرا جگر کاٹ رہا ہے
جیون میرا احساس کا تابندہ نشاں ہے

طاری ہے خزاں ملت احمدؐ پہ غضب ہے
مسلم تیرے اوصاف کا کس درجہ زیاں ہے

افسوس کہ تو آج ہے در در کا بھکاری
مسلم ہے تو پھر غیرتِ ایمان کہاں ہے؟

Marfat.com

کھو بیٹھا ہے تو عظمت رفتہ کی وہ دولت
جو حق سے ملی تھی وہ تیری شان کہاں ہے؟

تو بھول کے فرمانِ نبیؐ خاک بسر ہے
باضی تیرا حالت پہ تیری نوحہ کناں ہے

گفتار میں کردار میں تفریق مٹا دے
پھر دیکھ کہ خالق کی زباں تیری زباں ہے

اللہ کرے باطن تیرا ہو جائے منور!
ظاہر میں تو اے نذؔر بڑا شعلہ بیاں ہے

Marfat.com

مدر ٹریسا کے نام

تیری قسمت نے تجھے جبر سے آزاد کیا
گل کو گلشن نے بڑے صبر سے آزاد کیا

مضطرب دیکھ کے بادل میں یہ گردوں نے کہا
میں نے اَے بوند تجھے اَبر سے آزاد کیا'

قید احساس کا دَریا تھا تیرے سینے میں
تو نے جاں دے کے اِسے قبر سے آزاد کیا

درد مندوں کی تو ہیں نذّر دُعائیں تجھکو
جن کو قدرت نے تیری نظر سے آزاد کیا

Marfat.com

تیرا گیت سنایا میں نے

حال جیسا بھی تھا کیوں تم کو سنایا میں نے
یونہی بے وجہ بھرم اپنا گنوایا میں نے

کیوں تیرے سامنے میں نے وہ عیاں کر ڈالا
زخم اک عمر جو دُنیا سے چھپایا میں نے

سن کے قصہ میرا ہر آنکھ سے پانی برسا
یوں زمانے کو تیرا گیت سنایا میں نے

ہوش آتے ہی مجھے تو نے یہ رسوائی دی
تجھ کو گرتے ہوئے سو بار اٹھایا میں نے

Marfat.com

تو نے دنیا میں میرے نام سے شہرت پائی
تیری سوئی ہوئی غیرت کو جگایا میں نے

رنگ چہرے کا اڑا نذر اڑے ہوش میرے
جب تیرے سامنے سر اپنا جھکایا میں نے

Marfat.com

رنگیں لباس ہے

پھر حلقہ یزید میں خوف و ہراس ہے
لگتا ہے پھر حسینؓ کہیں آس پاس ہے

کہرام سا بپا ہے جدھر دیکھتا ہوں نظر
اور کربلا کی خاک بھی رنگیں لباس ہے

Marfat.com

قوم کی تقدیر

یہ قوم کی تقدیر سنورنے کا سماں ہے
ملت کے ہر اِک شخص کی اُمید جواں ہے

پُر نور سویرے کے ہیں آثار نمایاں
طاغوت کا انداز بڑا نوحہ کناں ہے

کامل ہے یقیں تیرا تو اے مردِ مسلماں
تقدیرِ الٰہی ہے تو خالق کی زباں ہے

ہے اوجِ ثریا پہ تیرا مسکن شاہی
اے بندۂ مومن تیرا کیا خوب مکاں ہے

مسلم کو ملے عظمتِ رفتہ کی وہ دولت!
ہر وقت تیری نذر یہی آہ و فغاں ہے

Marfat.com

اقبال کے نغموں کا شور

محوِ حیرت ہوں میں اس کارِ جہاں کو دیکھ کر
لاکھ پردوں میں چھپے سرِ نہاں کو دیکھ کر

پھول کلیاں، کوہ، سبزہ اور رنگیں وادیاں
دِل کھنچا جاتا ہے قدرت کے نشاں کو دیکھ کر

اللہ اللہ کی صدا محسوس ہوتی ہے مجھے
صبح دم نوخیز سبزہ کی زُباں کو دیکھ کر

Marfat.com

خشک و تر سب موت کے دریا میں ہیں محوِ سفر
دِل تڑپ جاتا ہے، بحرِ بیکراں کو دیکھ کر

یوں فروزاں کردیا مشرق کدہ اقبال نے
گل بداماں ہوگئے شمّع کے ارماں دیکھ کر

ہر طرف پھر نذّر ہے اقبال کے نغموں کا شور
دل مچلتا ہے میرا رنگیں سماں کو دیکھ کر

Marfat.com

خطہ مشرق کی صفائی کی دُعا ہے

اِس دور کی وحشت سے رہائی کی دُعا ہے
ہر قلب پریشاں کی بھلائی کی دُعا ہے

جس ساز کے چھڑنے سے معطر ہوں دِل و جاں
دل میں میرے اُس نغمہ سرائی کی دعا ہے

ابتر کیا ناپاک عزائم نے تیرا دیس
اِس خطہ مشرق کی صفائی کی دُعا ہے

Marfat.com

تا دیر مقدر میں رہے اُن کی رفاقت
تو اُن کے لیے عمر سوائی کی دُعا مانگ

میں دشت بیاباں میں پریشان کھڑا ہوں
بس نذر مدینے میں گدائی کی دُعا ہے

Marfat.com

رحمت حق

رحمت حق کا عجب میں نے نظارہ دیکھا
گھر تھا ویراں سا مرا کتنا ہے پیارا دیکھا

یا محمد ﷺ تیرے قربان زمانہ سارا
تیری رحمت کا کسی نے نہ کنارا دیکھا

دو جہانوں کی یہ دولت تو میرے اللہ نے
کملیؐ والے کا ہے یہ صدقہ اتارا دیکھا

Marfat.com

جھوم کر عشقِ محمدؐ میں یہ کلیوں نے کہا
تب کھلی ہیں جو محمدؐ کا اشارہ دیکھا

جو شہنشاہ زمانے کے مدینے میں گئے
بن کے منگتے تیرے کرتے ہیں گذارہ دیکھا

فیض بھی خوب ملا اور شہر یاری بھی
اون پر اپنے مقدر کا ستارہ دیکھا

اب کرم بھی ہے عطا نذر رہے اپنے نصیب
اِس سے پہلے نہ کبھی ایسا نظارہ دیکھا

— فیضان رسول، شہریار راقم کے حقیقی بیٹے ہیں جب کہ کرم نشاں بیٹی ہے۔

Marfat.com

ترانہ ایوبیؒ

ہے میری جاں میرا سلطاں صلاح الدین ایوبیؒ
خدا کا شیر ہے سلطاں صلاح الدین ایوبیؒ

جواں سالی میں سلطانی کے گر حق نے دیئے تجھکو
ہوئے اغیار بھی حیراں صلاح الدین ایوبیؒ

کہ طاغوتی محلوں میں ابھی تک جس کی ہیبت ہے
تو ہی ہے وہ شیر ہے صلاح الدین ایوبیؒ

نگوں ہے پھر زمانے میں علم حق و صداقت کا
الٰہی کر عطا ہر آن صلاح الدین ایوبیؒ

تیرا پیغام اِس انداز سے میں عام کرتا ہوں!
تڑپ جائیں جواں سلطان صلاح الدین ایوبی

Marfat.com

دِلوں میں یہ نواء میری اثر بن کر اتر جائے
بنوں میں ہم زُباں سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

خدایا ملت بیضا کی حالت پھر سنور جائے
یہی ہے جذبہ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

بلاول ۱ ، فیض ۲ کا اور شہر ۳ کا تجھ سا مقدر ہو
بنیں یہ عامل قرآں صلاح الدین ایوبیؒ

کسی تحریر کو جو نذر بیٹھوں تو یہ حیرت ہے
قلم لکھتا ہے بس سلطاں صلاح الدین ایوبیؒ

۱ بلاول جاوید، مصنف کے عزیز دوست میاں جاوید اقبال کے صاحبزادے کا نام ہے۔ ۲ جبکہ فیضان اور ۳ شہریار دونوں مصنف کے حقیقی بیٹے ہیں۔

اور یہ ترانہ شاعر نے انسانی خدمت کے ادارے "سلطان صلاح الدین ایوبی ویلفیئر آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) پاکستان کا بانی ہونے کے حوالے سے لکھا ہے۔

Marfat.com

ناکام ہم جہاں سے چلے ہیں کچھ اس طرح
آئے تھے جن کو نذر وہی کام رہ گئے

Marfat.com

Marfat.com

نذر الحسن نذرؔ کے تمام موضوعات تہذیبی اور اسلامی تاریخ سے وابستہ ہیں۔ ان کی شاعری میں حقیقت پسندی، ہمدردی اور انسان دوستی کا احساس پایا جاتا ہے۔ جس سے عصر حاضر کے حالات و واقعات کے ساتھ تاریخی واقعات کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ نذر الحسن نذرؔ کی شاعری کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شاعری کی فنی باریکیوں سے بخوبی واقف ہیں اور اپنی فنکارانہ صلاحیتوں کی بدولت اظہار میں سادگی پیدا کردیتے تاہم ان کے خیال میں پختگی نظر آتی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ تیزی سے بدلتی ہوئی قدروں کے اس پر آشوب عہد میں جس توانا اور اثر انگیز شاعری کی ضرورت ہے وہ نسبتاً کم ملتی ہے لیکن نذر الحسن نذرؔ کی شاعری اس روایت کو آگے بڑھانے میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

نذر الحسن نذرؔ کا یہ شعری مجموعہ "اِحساسِ زیاں" ان کے شعری ذوق، جذبہ اور روحانی عقیدت کی پیداوار ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید رفعت اور پاکیزگی عطا فرمائے۔ (آمین)

چیئرمین شعبہ زبانِ اردو پاکستان

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

پبلشرز: خالد بُک سنٹر

40 اردو بازار لاہور۔ فون 7223881-7229740

Marfat.com